بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ
الفضل
قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

ایڈیٹر۔ غلام نبی

یوم جمعہ

جلد ۳۰ | ۱۵۔ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش | ۲۸ ماہ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ | ۱۵ ماہ مئی ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۱۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ماہ ہجرت ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ آج صبح ۶ بجے کی ٹرین سے لاہور تشریف لے گئے۔ اور چھ بجے شام بذریعہ کار واپس تشریف لے آئے۔ ساڑھے نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو کچھ پیچش کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو آج بھی بخار رہا۔ درجہ حرارت ۱۰۰.۶ تھا۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب لاہور سے واپس تشریف لے آئے۔

جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ سے واپس آگئے۔

افسوس "الفضل" کا بہت پرانا۔ بڑا دیانتدار اور بہت محنتی کارکن خواجہ عبدالرحمٰن صاحب آج مغرب کے بعد صرف چند روز بیمار رہ کر فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صحابی اور موصی تھا۔

قادیان ۲۸ ماہ ربیع الثانی ۱۳۶۱ھ

خانبہادر میاں محمد صادق صاحب کے مضامین کا اثر

مولوی محمد علی صاحب اور ان کے اخبار "پیغام صلح" پر

ایڈیٹر الفضل کے نام حکمنامے

معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ خانبہادر میاں محمد صادق صاحب کے مضامین نے جن کی ابھی ابتداء ہی ہو رہی ہے۔ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے اخبار "پیغام صلح" کو بے حد چکرا دیا ہے۔ اور وہ عجیب عجیب باتیں کرنے لگ گئے ہیں۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ مولوی صاحب نے اپنے ایک خطبہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس استفسار کا ذکر کرتے ہوئے جو حضور نے جلسہ سالانہ کے اجتماع میں کیا۔ اور فرمایا تھا۔ کہ "اگر آپ لوگ جلسہ کے موقعہ پر ان (مولوی محمد علی صاحب) کی تقریر سننا چاہیں تو بتا دیں۔ میں کل کا دن انہیں دے سکتا ہوں۔ اور ابھی تار دے کر انہیں بلا لیتا ہوں" بڑے تکبر سے کہا تھا۔ کہ "کیوں نہ ہو۔ محمد علی تو ان کا نوکر تھا۔ تار دے دی۔ اور بلوا لیا" (پیغام صلح ۱۰ فروری) حالانکہ اس میں نوکری کا کوئی سوال نہ تھا۔ جب جلسہ کا صرف ایک ہی دن باقی تھا۔ اور مولوی صاحب اسی موقعہ پر تقریر کرنے کے لئے بڑی بے تابی کا اظہار کر رہے تھے اور ٹریکٹ پر ٹریکٹ شائع فرما رہے تھے۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ انہیں تار کے ذریعہ ہی بلایا جا سکتا تھا۔ مگر مولوی صاحب نے اس بات کو اپنی اعلےٰ شان کے خلاف سمجھا اور اس پر بڑے غصہ کا اظہار کیا۔ لیکن اب جناب میاں محمد صادق صاحب کا مضمون شائع ہونے پر ایک طرف تو ایڈیٹر "الفضل" کے نام یہ حکم نامہ بھیج دیا۔ کہ "میرا مکمل (علالتی) بیان شائع کر دیں۔" مقدمہ کا پورا عنوان کس عدالت میں کس جگہ مقدمہ تھا۔ فریقین کے نام۔ اور میرے بیان کی تاریخیں۔ یہ سب چیزیں نقل مقدمہ سے دیکھ کر لکھ بھیجیں۔" اور دوسری طرف اپنا ایک مضمون بھیجکر لکھا۔ "جس قدر جلد ہو سکے۔ اسے اپنے اخبار میں جگہ دے کر ممنون فرمائیں۔" اب کوئی پوچھے۔ کیا ایڈیٹر "الفضل" آپ کا نوکر ہے۔ کہ اسے آپ نے ایسے احکام دینے شروع کر دیئے۔ اور سمجھ لیا۔ کہ آپ جو کچھ کہیں۔ اس کی تو ایڈیٹر "الفضل" کو فوراً تعمیل کرنی چاہیئے۔ لیکن وہ جن امور میں آپ کو مخاطب کرے۔ ان کے متعلق آپ مکمل خاموشی اختیار کر لیا کریں۔

جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ مولوی محمد علی صاحب اتنی موٹی بات خوب سمجھتے تھے۔ کہ وہ "الفضل" جس کے ہزار ہا مطالبات ان کے ذمہ ہیں۔ اور جس کے بار بار درخواست کرنے پر مولوی صاحب نے شاید ہی کبھی توجہ کی ہو۔ اور وہ بھی بالکل غلط رنگ میں۔ اس کے نام خود ہی احکام جاری کرنے کے کیا معنی ہیں۔ لیکن جناب میاں محمد صادق صاحب کی پہلی ہی ضرب اس زور کی پڑی۔ کہ مولوی صاحب نے وہ راہ اختیار کر لی جس کے سخت دشوار ہونے کا انہیں جلد ہی احساس ہو گیا۔ اور آخر ہمارے خط کا جواب دینے کی بھی ان میں سکت نہ رہی۔

پھر مولوی صاحب نے اس بارے میں اور جو کچھ کہا۔ اور لکھا۔ اس کے متعلق مفصل مضامین میں پوری روشنی ڈالی جا رہی ہے ناظرین کی توجہ اس کی طرف مبذول کراتے ہوئے اب "پیغام صلح" کی چند حرکات کا ذکر کیا جاتا ہے:-

پیغام اور میاں محمد صادق صاحب کے وزنی دلائل

"پیغام صلح" (۱۲ مئی) نے مولوی محمد علی صاحب کا مضمون "الفضل" میں درج نہ کرنے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:- "ذرا اس جواب کو شائع تو کر دیا ہوتا۔ اور پھر فیصلہ قارئین پر چھوڑ دیتے۔ لیکن اتنی ہمت کسے۔ اور اتنی اخلاقی جرأت کہاں؟"

پھر لکھا ہے:- "قادیانی صحیفہ حضرت امیر کے وزنی دلائل کا متحمل نہیں ہو سکا۔" لیکن کیا یہ عجیب بات نہیں ہے۔ کہ جس امر کا مطالبہ "الفضل" سے کیا گیا ہے۔ خود "پیغام صلح" نے اسے ہمیشہ سے نظر انداز کر رکھا ہے۔ "پیغام صلح" نے ذرا جناب میاں محمد صادق کے مضمون مندرجہ "الفضل" (۱۲ اپریل) کو شائع تو کر دیا ہوتا۔ اور پھر فیصلہ قارئین پر چھوڑ دیتے۔ تاکہ نہ تو مولوی محمد علی صاحب کو اس مضمون کا جواب لکھنے کی زحمت گوارا کرنا پڑتی۔ اور نہ "الفضل" سے اس کی اشاعت کے لئے خط و کتابت کرنے کی ضرورت پیش آتی۔ لیکن اتنی ہمت کسے۔ اور اتنی اخلاقی جرأت کہاں۔ ایسی صورت میں کیوں "پیغام" کے متعلق یہ نہ کہا جائے۔ کہ:-

"معلوم دیتا ہے۔ پیغامی صحیفہ خانبہادر میاں محمد صادق صاحب کے وزنی دلائل کا متحمل نہیں ہو سکا۔ کیا ناظرین پیغام میں بصیرت نہیں۔"

پھر "پیغام" نے ایک طرف تو یہ لکھا ہے کہ "ان اعتراضات میں جو کچھ ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ ان کو چھاپنا۔ اور تقسیم کرنا محض پانی بلونے والی بات ہے۔" لیکن دوسری طرف یہ رقم فرمایا ہے۔ کہ "الفضل نے لکھا ہے۔ کیونکہ وہ اصل سوالات کا جواب نہیں۔ اس لئے ہم نے اسے شائع نہیں کیا لیکن ہم دریافت کرتے ہیں۔ کیا "الفضل" کے قارئین میں اتنی بصیرت اور بصارت نہیں۔ کہ وہ اس کا اندازہ کر سکیں۔ اگر جواب غیر متعلق تھا۔ تو اس کا چھپنا "الفضل" کے مقصد کے لئے بہتر تھا۔ کیونکہ لوگ خود اندازہ کر لیتے۔ کہ جناب میاں محمد صادق صاحب کے سوالات کا جواب نہیں دیا گیا۔"

اس کے متعلق گزارش یہ ہے۔ کہ اگر میاں محمد صادق صاحب کے اعتراضات میں کوئی بات قابل جواب نہیں۔ اور انہیں چھاپ کر "الفضل" نے محض پانی بلویا ہے تو کیا "پیغام" کے قارئین میں اتنی بصیرت اور بصارت نہیں۔ کہ وہ اس کا خود اندازہ کر سکیں۔ اگر سوالات مبنی بر حقیقت نہیں اور ان میں کوئی بات قابل جواب نہیں پائی جاتی۔ تو ان کا "پیغام" میں چھپنا "پیغام" کے مقصد کے لئے بہتر تھا۔ کیونکہ لوگ خود اندازہ کر لیتے۔ کہ سوالات میں کوئی ایسی بات نہیں جس کا جواب دینا ضروری ہو۔ اور مولوی صاحب کو اس کا طول طویل جواب لکھنے کی مشقت ہی برداشت نہ کرنی پڑتی۔ "پیغام صلح" نے جو مشورہ "الفضل" کو دیا ہے دراصل اسے اپنے "حضرت امیر ایدہ اللہ" کو دینا چاہیئے تھا۔ اب بھی خود "پیغام" اور مولوی محمد علی صاحب اگر یہ طریق اختیار کر لیں کہ جو مضمون "الفضل" میں شائع ہو۔ اسے پیغام صلح میں شائع کر کے یہ سمجھ لیا کریں۔ کہ "پیغام" کے قارئین خود اندازہ کر لیں گے۔ کہ یہ مضمون کسی جواب کا مستحق نہیں۔ تو ہم ان کے اس نکتہ کی داد دینے کے لئے تیار رہیں۔ ورنہ یہی کہا جائے گا۔ کہ "پیغامی صحیفہ الفضل کے وزنی دلائل کا متحمل نہیں ہو سکتا۔"

"پیغام" اور جناب میاں صاحب کے مضامین

ایک اور بات "پیغام" نے یہ لکھی ہے کہ "کیا معاصر "الفضل" کو جناب میاں محمد صادق صاحب سے اتنی محبت ہے۔ اور تحقیق کا شوق ہے۔ کہ وہ یہ مضامین شائع کر رہا ہے۔ اگر یہی بات ہے۔ تو ہم ایک مضمون جناب میاں محمد صادق صاحب کا لکھا ہوا جو خلیفہ صاحب کے متعلق ہے۔ معاصر "الفضل" کو ارسال کرتے ہیں۔ ذرا اسے بھی شائع کر دیا جائے۔"

اس بارے میں معلوم ہو کہ "الفضل" نے تو ابھی جناب میاں صاحب موصوف کا ایک آدھ ہی مضمون شائع کیا ہے۔ "پیغام صلح" میں ان کے بیسیوں مضامین چھپ چکے ہیں۔ وہ کس نقطۂ نگاہ کے ماتحت شائع کئے جاتے تھے۔ اگر تحقیق حق کے لئے تو معاصر "پیغام" کو چاہیئے کہ اب بھی ان کے جو مضامین "الفضل" میں چھپ رہے ہیں۔ ان کو اپنے صفحات میں جگہ دے۔ کیا جناب میاں صاحب موصوف اب غیر مبایعین سے الگ ہو چکے ہیں۔ اگر نہیں جیسا کہ ہمیں علم ہے۔ تو پھر ان کے مضامین اب کیوں شائع نہیں کئے جاتے

حضرت مسیح موعود کی مبشر اولاد اور مولوی محمد علی صاحب

آخر میں "پیغام صلح" یہ لکھ کر رو دیا ہے کہ "ایک مرد صالح سے بغض اور عداوت جسے الہام الٰہی نے صالح کا خطاب دیا۔ کبھی نتیجہ خیز نہیں ہو سکتا۔" بے جا بغض اور عداوت تو کسی سے بھی جائز نہیں۔ لیکن کسی کو خواہ مخواہ مرد صالح قرار دینا۔ اور پھر یہ کہنا کہ اسے الہام الٰہی نے صالح کا خطاب دیا ہے بہت بڑی جسارت ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو رویا ہے وہ یہ ہے کہ

"آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔"

ظاہر ہے کہ اس رویا میں مولوی صاحب کو صالح کا خطاب نہیں دیا گیا۔ بلکہ یہ بتایا گیا ہے کہ ان پر وہ وقت بھی آنے والا ہے۔ جب انہیں کہا جائے گا۔ کہ آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ یعنی پہلے کی طرح صالح اور نیک بن جاؤ۔ چنانچہ مولوی صاحب پر یہ وقت آگیا۔ جبکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کھلے اور واضح ارشادات کو رد کر دینے میں ذرا بھی نہیں ہچکچاتے۔ اس کے مقابلہ میں کیا "پیغام" اور خود مولوی محمد علی صاحب کو کبھی یہ خیال آیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موعود اور مبشر اولاد جس کے ساتھ خدا تعالیٰ کی ہستی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے بہت بڑے بڑے نشانات وابستہ ہیں۔ اور جسے خدا تعالیٰ نے دنیا کی ہدایت کا ذریعہ بنایا ہے۔ اس کے متعلق بغض و عداوت کا اظہار کرنا اس کی ہتک اور تحقیر کرنا۔ اس کے متعلق بدزبانی اور بدگوئی سے کام لینا کتنا بڑا جرم ہے۔ اور اس کا نتیجہ کس قدر خطرناک ہو سکتا ہے۔ کاش اس پر ٹھنڈے دل سے غور کیا جاتا۔ تا مولوی صاحب کی آج یہ حالت نہ ہوتی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

فرشتوں کی آنکھوں سے خون ٹپک رہا ہے مگر تمہیں نظر نہیں آتا

"اے بدقسمت لوگو تم کہاں گرے۔ کونسی چھپی ہوئی بداعمالیاں تھیں جو تمہیں پیش آگئیں۔ اگر تم میں ایک ذرہ بھی نیکی ہوتی۔ تو خدا تمہیں ضائع نہ کرتا۔ ابھی کچھ تھوڑا وقت ہے۔ اور بہت سا ثواب کھو چکے ہو باز آجاؤ۔ کیا خدا سے اس بے وقوف کی طرح لڑائی کرو گے جو زور آور کے آگے سے نہیں ہٹ جاتا۔ یہاں تک کہ مار سے پیسا جاتا اور کچلا جاتا ہے اور آخر ہڈیاں چور ہو کر اور مردہ سا بن کر زمین پر گر پڑتا ہے۔ یہودیوں نے لڑائی سے کیا لیا۔ اور تم کیا لوگے۔ ھٰذا ابعد الموت نحن نخاصم۔ بہت کچھ صوفیوں نے بھی انسانی کمالات کا اقرار کیا تھا۔ کہ کہاں تک انسان پہنچتا ہے۔ آج وہ بھی سو گئے۔ اے عقلمندو میرے کاموں سے مجھے پہچانو۔ اگر مجھ سے وہ کام اور وہ نشان ظاہر نہیں ہوتے۔ جو خدا کے تائید یافتہ سے ظاہر ہونے چاہئیں۔ تو تم مجھے مت قبول کرو۔ لیکن اگر ظاہر ہوتے ہیں تو اپنے تئیں دانستہ ہلاکت کے گڑھے میں مت ڈالو۔ بدظنیاں چھوڑ دو بدگمانیوں سے باز آجاؤ۔ کہ ایک پاک کی توہین کی وجہ سے آسمان سرخ ہو رہا ہے۔ اور تم نہیں دیکھتے۔ اور فرشتوں کی آنکھوں سے خون ٹپک رہا ہے۔ اور تمہیں نظر نہیں آتا۔ خدا اپنے جلال میں ہے۔ اور در و دیوار لرزہ میں۔ کہاں ہے وہ عقل جو سمجھ سکتی ہے۔ کہاں ہیں وہ آنکھیں جو وقتوں کو پہچانتی ہیں۔ آسمان پر ایک حکم لکھا گیا۔ کیا تم اس سے ناراض ہو؟ کیا تم رب العزت سے پوچھو گے کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ اے نادان انسان باز آجا کہ صاعقہ کے سامنے کھڑا ہونا تیرے لئے اچھا نہیں" (سراج منیر صفحہ ۴-۵)

خدا تعالیٰ نے ایک خطرناک حادثہ سے آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو بال بال بچالیا

سرینگر سے بذریعہ ڈاک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ۸ مئی کو جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے جب آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب مسجد احمدیہ سرینگر میں تشریف لائے تو چونکہ کار وقت پر نہ پہنچی تھی۔ اس لئے آپ تانگہ پر ہی مسجد میں تشریف لائے۔ اور تانگہ پر ہی واپس گئے۔ راستہ میں دریا کے بند پر انہیں اس طرح حادثہ پیش آگیا کہ پیچھے سے ایک کار آجانے پر تانگہ ڈرائیور نے تانگہ کو ایک طرف کرنے کی سعی کی۔ مگر کار کی ٹکر تانگہ کو لگی۔ اور تانگہ جو کہ دریا کے کنارے کی طرف تھا الٹ گیا۔ جناب چودھری صاحب خود پچھلی نشست پر تھے چھلانگ لگا کر اتر گئے۔ لیکن ان کے پرسنل سیکرٹری میجر چودھری نذیر احمد خان صاحب جو تانگہ کی اگلی نشست پر تھے نہ نکل سکے۔ اور تانگہ قلابازیاں کھاتا ہوا دریا میں جا پڑا۔ چونکہ اس روز دریا میں پانی کم تھا۔ اس لئے تانگہ پانی کے کنارے خشکی پر ہی گرا۔ گو حادثہ خطرناک تھا۔ مگر میجر چودھری نذیر احمد صاحب کو بھی خدا تعالیٰ نے معجزانہ طور پر بچالیا۔ اور انہیں صرف معمولی خراشیں آئیں۔ جناب چودھری صاحب نے میجر صاحب کو ایک دوسرے تانگہ میں سوار کر کے ہسپتال بھجوا دیا۔

معلوم ہوا ہے کہ اس سے پہلی رات جناب چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو ایک منذر خواب آیا تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ جب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس سرینگر جناب چودھری صاحب کی خدمت میں اس واقعہ کی تفاصیل معلوم کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔ تو آپ نے اس حادثہ کو اتفاقی ظاہر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس میں تانگہ ڈرائیور یا کار ڈرائیور کا بھی زیادہ قصور نہیں۔

سنا ہے کہ کار کے مالک نے بھی جناب چودھری صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر معذرت کی ہے۔ خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے جناب چودھری صاحب اور جناب میجر صاحب کو محفوظ رکھا۔

موجودہ زمانہ میں امن وعافیت کا حصار

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام موجودہ زمانہ کے مصائب وآفات سے بچنے کے لئے امن وعافیت کا قلعہ اور حصار ہیں۔ آپ کا ایک مشہور شعر ہے۔ ؎

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

مگر آپ انہی لوگوں کے لئے حصار ہیں۔ جو آپ کی طرف صدق کے ساتھ آتے ہیں اور آپ کی بتائی ہوئی ہدایتوں اور تعلیم کے مطابق عمل رکھتے ہیں۔

آپ کی بعثت کی غرض خبیث اور طیب میں فرق کر کے دکھانا ہے۔ چنانچہ آپ کے الہامات میں سے ہے:- "وما کان اللّٰہ لیترکک حتّٰی یمیز الخبیث من الطیّب" (تذکرہ صفحہ ۶۶) یعنی خدا ایسا نہیں ہے۔ جو تجھے چھوڑ دے۔ جب تک وہ خبیث اور طیب میں صریح فرق نہ کرے۔

اس غرض کو پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احباب جماعت کو ہمیشہ تاکید فرمائی۔ کہ ان میں اور غیروں میں ایک بین امتیاز ہونا چاہیئے۔ اور ہدایت فرمائی۔ کہ:-

"تم اگر رکے ملے رہے۔ تو خدا تعالیٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے۔ وہ نہیں رکھے گا۔ پاک جماعت اگر الگ ہو۔ تو پھر اس میں ترقی ہوتی ہے"۔
(الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء)

مندرجہ بالا تعلیم کے پیش نظر جماعت احمدیہ کے احباب کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ایسا اعلیٰ نیک نمونہ قائم کریں۔ کہ خود بخود احمدی اور غیر احمدی میں فرق نظر آئے۔ اور یاد رکھیں۔ کہ موجودہ خطرناک ایام میں حفاظت کے اس قلعہ میں داخل ہونے کے بغیر کوئی جگہ محفوظ رہنے کی نہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تیار کردہ کشتی میں بیٹھنے کے بغیر نجات ممکن نہیں ؎

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت توّاب ہے

پس ہر شخص کے لئے جو ان غیر معمولی آفات کے ایام میں ہلاکت سے بچنا چاہتا ہے۔ لازم ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حقیقی معنوں میں قبول کرے۔ اور ایمان کے مطابق اعمال بجا لائے اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے:- "الذین اٰمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلمٍ اولٰئک لھم الامن وھم مھتدون۔ نفتح لھم ابواب السمآء . . . . . . ونمزق الاعداء کلّ ممزّق" (تذکرہ صفحہ ۳۵۷) یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے۔ اور اپنے ایمان کو ظلم کی ملونی سے محفوظ رکھا۔ وہی لوگ ہیں جن کے لئے امن ہے۔ اور وہ ہدایت یافتہ ہیں۔ ان کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے . . . . . . اور دشمنوں کو ہم پارہ پارہ کر دیں گے:۔

نیز فرمایا:- "ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون۔ وعدًا علینا حقًّا" ان لوگوں کے بارہ میں میرے ساتھ بات نہ کر۔ جو ظالم ہیں۔ یعنی دنیا کو دین پر مقدم رکھتے ہیں۔ اور دنیا کے ہموم وغموم میں لگ کر دین کے پہلو سے لاپروا ہیں۔ میں ان کو ضرور غرق کروں گا۔ اور یہ لوگ ناکامی میں مریں گے۔ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے۔ جو نہیں ٹلے گا:۔

تذکرہ صفحہ ۵۸ پر ہے۔ "ان لوگوں کے بارے میں جو ظالم ہیں۔ مجھ سے گفتگو مت کر۔ کیونکہ وہ سب غرق کئے جائیں گے۔ اور ہماری آنکھوں کے روبرو کشتی تیار کر۔ اور ہمارے اشارے سے وہ لوگ جو تیرے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے:۔

پھر کشتی نوح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو تعلیم دیتے ہیں:- "ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے۔ اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے۔ وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا۔ جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں۔ جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں۔ اور اپنے خدا سے وفا داری کا عہد باندھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے"۔ (صفحہ ۴۳-۴۴)

نیز فرماتے ہیں:- "تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ۔ جو اپنے کمال میں انتہائی درجے پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا۔ وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا۔ اور حسرت سے مرے گا۔ اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا" (کشتی نوح صفحہ ۳۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ وحی اور الہامات اور آپ کی تعلیم ہمیں اس طرف راہنمائی کرتی ہے۔ کہ خدائی گرفت سے بچنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان سچا ایمان اختیار کر کے اُسے ظُلم کی ملونی سے محفوظ رکھے۔ یعنی سلسلہ کی مخصوص تعلیم پر کاربند رہے۔ اور اُس کی خلاف ورزی ہرگز نہ کرے۔ اور نیکی۔ تقوےٰ طہارت اور پاکیزگی۔ اور اعلےٰ اخلاق قائم کر کے دوسروں سے ایک بین امتیاز پیدا کرے۔ لوگوں کو خوش کرنے کی بجائے اپنے مالک اور آقا کو خوش کرنے کی کوشش کرے۔ اور اس کے حکموں کا پابند ہو۔

ایسا شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلعہ میں محفوظ ہو جائے گا۔ اور آپ کی تیار کردہ کشتی پر سوار ہو جائے گا۔ اور ہر قسم کی آفات سے محفوظ ہو جائے گا اس بارے میں ایک الہام یہ بھی ہے۔

"یوم تاتیک الغاشیۃ۔ یوم تنجو کل نفس بما کسبت یوم نجزی کل نفس بما کسبت"۔ (تذکرہ صفحہ ۳۰۶) یعنی ایک خوفناک غشی ڈالنے والا۔ انسانوں کو چاروں طرف سے گھیرنے والا وقت آنے والا ہے۔ اس وقت ہر ایک شخص اپنے اعمال کے سبب سے نجات پائے گا۔ اس وقت ہم ہر اُس شخص کو اُس کے اعمال کے موافق جزا دیں گے"۔

پس اس تعلیم کے پیش نظر ضروری ہے۔ کہ جو لوگ زمانہ کی آفات اور مصائب سے نجات چاہتے ہیں۔ وہ امام زمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف رجوع کریں۔ اور اپنے آپ کو اس کے قلعہ میں محفوظ کر لیں۔ اور اس کی تیار کردہ کشتی میں سوار ہو جائیں۔ اور جو قبول کر چکے ہیں۔ وہ آپ کی تعلیم پر پورا پورا عمل کریں:۔

خاکسار قمر الدین۔ مولوی فاضل۔ قادیان

مجالس انصار اللہ کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

بہت سی مجالس انصار اللہ کی طرف سے تاحال ماہ شہادت ۱۳۲۱ ہش مطابق اپریل ۱۹۴۲ء کی رپورٹیں مرکز میں نہیں پہونچیں۔ حالانکہ ہر ماہ کی ۵ تاریخ تک مرکز میں پہونچنی ضروری ہیں۔ رپورٹوں کو باقاعدگی کے ساتھ بھجوانے کے متعلق متعدد بار پہلے بھی اخبار الفضل میں اعلان کئے جا چکے ہیں۔ اب پھر تاکید کی جاتی ہے۔ کہ جن مجالس انصار اللہ نے ابھی تک ماہ اپریل کی ماہواری رپورٹ نہیں بھجوائی۔ وہ بدیں خدا فوراً بھجوا دیں۔ نیز آئندہ باقاعدہ رپورٹیں بھجوانے کا انتظام فرما دیں۔ کسی یاددہانی کی ضرورت نہ سمجھیں۔ ورنہ پھر مجبوراً مجھے ایسی سست مجالس انصار اللہ کے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کر دینے پڑیں گے۔ شیر علی عفا اللہ عنہ صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان۔

نفعمند کام پر روپیہ لگانے والوں کیلئے نہایت عمدہ موقعہ

جو دوست اپنا روپیہ نفع مند کام پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ میرے ساتھ خط وکتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائداد کی کفالت پر لیا جائے گا۔ جو ہر طرح سے انشاء اللہ تعالےٰ محفوظ رہے گا۔ اور نفع لائے گا:۔

فرزند علی عفی عنہ۔ ناظر بیت المال۔ قادیان

دلچسپ مکالمہ کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کا بے جا غیظ و غضب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ مسیح موعود

(۲)

مولوی محمد علی صاحب نے اپنی تفسیر القرآن میں صاف اور واضح طور پر تسلیم کیا ہے۔ کہ آیت یا ایھا النبی اذا جاءك المومنات میں مومنات سے مراد وہ عورتیں ہیں۔ جو اسلام میں داخل ہونے کے لئے بیعت کرنے والی تھیں۔ لیکن تعجب اور حیرت ہے کہ آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی مخالفت کی وجہ سے وُہ اپنے پہلے بیان کردہ معنوں سے انحراف کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں۔ کہ مومنات سے مراد پہلے سے اسلام قبول کرنے والی عورتیں تھیں۔ اور یہ بیعت کوئی خاص بیعت تھی۔ جو اسلام قبول کرنے کے بعد ان سے لی گئی۔ لیکن الہیٰ قدرت کا نظارہ دیکھئے کہ مولوی صاحب کے لئے ان کے سابقہ اور موجودہ بیان میں تضاد ہی کافی باعث شرمندگی نہ رہا۔ بلکہ مولوی صاحب نے اپنے اس مضمون میں عورتوں کی اس بیعت کی "خاص وجہ" بیان کرتے ہوئے لکھ دیا۔ کہ" اسی طرح پر فتح مکہ کے بعد مومن عورتوں سے بیعت لی گئی۔ جس کا ذکر محولہ آیت قرآنی میں ہے کیوں لی گئی؟ فتح مکہ کے بعد کثرت سے **مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اسلام میں داخل ہوئیں۔**" (پیغام صلح ص۶) قارئین کرام اس عبارت کو غور سے ملاحظہ فرمائیں۔ اور دیکھیں کہ ایک حق بات میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ پر طعنہ کرنے والے مولوی صاحب کو اللہ تعالےٰ نے کتنی جلدی پکڑا۔ آپ لکھتے ہیں کہ "فتح مکہ کے بعد کثرت سے مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اسلام میں داخل ہوئیں۔" مگر سوال یہ ہے کہ جو مرد اور عورتیں پہلے ہی مسلمان تھیں۔ ان کا اسلام میں داخل ہونا کیا معنی رکھتا تھا۔ اور کیا ہندہ بنت عتبہ جس کا حوالہ آپ نے اپنی تفسیر میں دیا۔ وہ بھی پہلے مسلمان تھی۔ بہرحال حق بر زبان [illegible] جاری کی۔ اس سے واضح مثال نہیں ہو سکتی۔ اس فقرہ میں مولوی صاحب نے خود یہ اقرار کر لیا۔ کہ فتح مکہ کے بعد یہ بیعت جو ہوئی تھی۔ اسلام میں داخل ہونے کے لئے تھی۔ کوئی خاص بیعت نہیں تھی۔

مولوی محمد علی صاحب نے دوسری بات یہ پیش کی ہے کہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ جب ہر مسلمان پڑھتا تھا۔ تو اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار آ جاتا ہے۔ اور اس بات کو پیش کرتے ہوئے انہوں نے جذبات ابھارنے کے لئے پورا پورا زور لگایا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو ان الفاظ میں چیلنج بھی دیا ہے۔ کہ" اگر جناب میاں صاحب کو جرأت ہے تو وہ میدان میں نکلیں۔ اور اس اکیلے موضوع پر ہی بحث کرلیں۔ کہ کیا محمد رسول اللہ صلعم اپنی رسالت کا اقرار لوگوں سے لیتے تھے یا نہیں"۔ چیلنج کے ان الفاظ میں مولوی صاحب نے بڑی ہوشیاری سے اصل بحث کو جو "الفاظ بیعت" کے متعلق تھی بالکل نظر انداز کر کے محض اقرار رسالت کے مفہوم کو رکھا ہے۔ حالانکہ اصل بحث رسالت کا اقرار کرنے میں نہیں۔ بلکہ الفاظ بیعت سے تعلق رکھتی ہے۔ یعنی یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جن قرآنی الفاظ میں عورتوں سے بیعت لی ہے۔ ان میں نبوت اور رسالت کے اقرار کا ذکر نہیں ہے۔ اگر مولوی صاحب کو اس امر پر بحث مطلوب ہے۔ تو وہ میدان میں نکلیں۔ اور اس بات کا ثبوت پیش کریں۔ کہ قرآن مجید کی آیت یا ایھا النبی اذا جاءك المومنات الآیۃ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار بھی موجود ہے۔ لیکن انہیں اس اصل بحث کی طرف آنے کی کبھی جرأت نہیں ہوگی بلکہ وہ حسب عادت اسے نظر انداز کر کے اپنی طرف سے ایک موضوع مقرر کریں گے۔ اور اس کے متعلق چیلنج دیں گے۔ حالانکہ دیانت کا تقاضا یہ ہے۔ کہ وہ اس موضوع کو لیں۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے جواب میں بیان ہوا ہے۔ یہاں پر محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے اقرار کا سوال نہیں۔

بلکہ الفاظ بیعت میں رسالت کے اقرار کا سوال ہے۔ اور یہی بات مکالمہ کے سوال و جواب میں تھی۔ خان بہادر میاں محمد صادق صاحب کا سوال بھی شرائط بیعت کے متعلق تھا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا جواب بھی یہی تھا۔ کہ قرآن مجید کی آیت میں جو بیعت کے الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ ان میں رسالت کا اقرار مذکور نہیں۔ لیکن تعجب ہے کہ مولوی صاحب اس مکالمہ پر ریویو کرتے ہوئے الفاظ بیعت کو جو اصل موضوع تھا ترک کر کے ایک نئے موضوع کے متعلق چیلنج دینے لگ گئے۔ اگر صرف رسالت اور نبوت کے اقرار کا سوال ہے۔ تو اس کے متعلق تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے جواب میں صراحت کے ساتھ یہ بتا دیا گیا ہے۔ کہ" بیعت کرنے وہی آتا ہے۔ جو پہلے دعوے اور مقام کو مان لیتا ہے"۔ پس ہم تو یہ مانتے ہیں۔ کہ جو شخص بیعت کرنے کے لئے آتا ہے۔ وہ رسالت کا اقرار پہلے کر لیتا ہے۔ پس اس امر میں جناب مولوی صاحب کا چیلنج دینا کیا حقیقت رکھتا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے جواب کا ایک پہلو یہ تھا۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شرائط بیعت میں نبوت کا اقرار نہ ہونے سے آپ کی نبوت کی نفی ہوتی ہے۔ تو شرائط بیعت میں تو "مسیح موعود" ماننے کی شرط بھی نہیں۔ اس لحاظ سے کیا آپ مسیح موعود بھی نہ ہوں گے۔ جناب مولوی صاحب نے اس جواب کی معقولیت پر غور کرنے کی بجائے یہ حیلہ تراشا ہے کہ مسیح موعود کا دعوےٰ مجدد سے بڑھ کر نہیں ہے۔ اور یہ دعوےٰ چونکہ ایمانیات میں داخل نہیں ہے۔ اس لئے شرائط بیعت میں اس کے اقرار کی کوئی ضرورت نہیں۔ جس طرح جناب مولوی صاحب نے مسیح موعود کے درجہ کو گھٹا کر مجددیت تک محدود کرتے ہوئے اس کے متعلق یہ اصل قائم کیا۔ کہ مجدد کا ماننا ایمانیات میں سے نہیں ہے۔ اسی طرح غالباً ان کا یہ اصل بھی ہے۔ کہ غیر مبائعین کا امیر ہونے کی حیثیت سے ہر بات کو بیچدار بنانا۔ اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے خلاف چلنا بھی ان کے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ اگر یہ بات نہ ہوتی۔ تو وُہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واضح ارشادات کی موجودگی میں مسیح موعود کے دعوےٰ کو مجددیت کے دعوےٰ کے برابر کبھی نہ ٹھہراتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوےٰ مسیحیت کو مجددیت سے کہیں بڑھ کر بیان فرمایا ہے۔ اور اسے ایمانیات میں داخل کرتے ہوئے اس کے منکر کو اپنی جماعت سے خارج اور کافر قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

(۱) "جبکہ خدا تعالےٰ اور اس کے رسول نے صریح اور صاف لفظوں میں خبر دی ہے۔ کہ اس امت سے مسیح موعود ہوگا۔ اور وعید کے طور پر فرمایا۔ کہ جو شخص اس کو اپنا حکم نہیں ٹھہرائیگا۔ وہ عذاب اور مواخذہ الہیٰ کا مستحق ہوگا۔ تو پھر کون دانا اس سے انکار کر سکتا ہے۔ کہ مسیح موعود کا نہ ماننا موجب سخط اور غضب الہیٰ اور خدا اور رسول کی نافرمانی ہے" (البدر ۲۶ جون ۱۹۰۳ء) (۲) "مسیح موعود سے انکار کرنا اس وجہ سے کفر ہے۔ کہ اس میں خدا اور رسول کے وعدہ اور متواتر پیشگوئی سے انکار ہے" (البدر جلد ۲ ص۲۴۳)۔ (۳) پھر آپ فرماتے ہیں" جو شخص مجھے فی الواقع مسیح موعود و مہدی معہود نہیں سمجھتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے" (کشتی نوح)

ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ مسیح موعود کا ماننا ضروری اور لازمی ہے۔ اور جو شخص اس سے انکار کرتا ہے۔ وہ خدا اور رسول کی پیشگوئیوں کا انکار کرنے والا اور عذاب الہیٰ کا مورد اور کافر ہے۔ اور پھر اس سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متعدد مقامات پر یہ فرمایا ہے۔ کہ مسیح موعود اللہ تعالےٰ کا نبی ہے اور اللہ تعالےٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء سابقین نے مسیح موعود کو نبی قرار دیا ہے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں

(۱) "یہ تو اجتماعی عقیدہ ہو چکا۔ اور مسلم میں اس بارہ میں حدیث بھی ہے۔ کہ مسیح نبی اللہ ہونے کی حالت میں آئے گا" (ازالہ اوہام ص۲۴۲) (۲) "میں مسیح موعود ہوں۔ اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے" (نزول المسیح ص۴۸) (۳) "صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور انجیل اور دانیال اور دوسرے نبیوں کی کتابوں میں جہاں بھی میرا ذکر کیا گیا ہے۔ وہاں میری نسبت نبی کا لفظ بولا گیا ہے۔" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص۲۴)

طوالت کے خوف سے صرف انہی حوالجات پر اکتفا کرتا ہوں۔ ورنہ اس بارہ میں اور بھی کئی حوالے ہیں جن سے صاف اور واضح طور پر ثابت ہے۔ کہ مسیح موعود کا مقام نبوت کو مستلزم ہے جو حضرت احمد جری اللہ فی حلل الانبیاء تو فرماتے ہیں کہ اس امت کے مسیح موعود کے متعلق اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیائے سابقین کا یہ ارشاد ہے کہ وہ نبی اللہ ہے اور اس کا ماننا لازمی اور ضروری ہے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب ان سب کے فیصلہ کو رد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مسیح موعود صرف مجدد ہونے کے مترادف ہے۔ اور اس کا ماننا ضروری نہیں ہے۔ کیا انصاف اور

مولوی محمد علی صاحب کے مطالبہ حلف پر مولوی محمد علی صاحب کی شہادت

سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ الودود بنصرہ العزیز فداہ روحی ونفسی کی ذات بابرکات سے خاص بغض اور حسد رکھنے والے امیر منکرین خلافت ثانیہ نے حال ہی اپنے ایک خطبہ جمعہ میں جو ۲۸ اپریل کے پیغام میں شائع ہوا "حلفیہ شہادت دینے سے جماعت قادیان کا گریز" کے عنوان سے کہا۔ "ان ایمانداروں سے کوئی کیا کہے۔ کہ دوسروں سے حلفی شہادت مانگتے ہیں۔ اور خود ایک موٹی بات کے متعلق حلف اٹھانے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ ان کو روک دیا جاتا ہے۔ کہ کوئی شخص شہادت نہ دے۔ چلو میں ستر آدمیوں کو چھوڑتا ہوں۔ ایک ہی آدمی اٹھکر کہہ دے کہ ۱۹۰۱ء میں اسے پتہ لگ گیا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود (علیہ الصلوٰۃ والسلام فداہ ابی وامی) نے مجددیت کی بجائے نبوت کا دعویٰ کر دیا ہے۔ لیکن ایک بھی شخص ایسا نہ ہوگا۔ جو اس قسم کی شہادت دے سکے"۔

چونکہ مولوی محمد علی صاحب نے ایک ہی شہادت پر اکتفا کیا ہے۔ اس لئے ایک ہی شخص پیش کیا جاتا ہے۔ امید ہے اس کی شہادت قبول کی جائے گی۔ جو حسب ذیل ہے:-

میں ایک احمدی ۱۹۰۱ء سے پہلے کا بیعت شدہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مرید ہوں۔ نام محمد علی اور خطاب صرف نام کا امیر المؤمنین ہے۔ گویا درحقیقت امیر المؤمنین نہیں ہوں۔ کیونکہ جسے کوئی خطاب دیا جاتا ہے۔ وہ درحقیقت اس خطاب کا مصداق نہیں ہوتا۔ خواہ وہ خطاب خدائے وہاب کا ہی عطا کردہ کیوں نہ ہو۔ صرف نام ہی ہوتا ہے۔ لہذا نہ درحقیقت میں امیر ہوں۔ اور نہ ہی میری پارٹی کے لوگ مومنین ہیں۔ ہاں "میں صالح بھی تھا اور نیک ارادے بھی رکھتا تھا۔ صحابی اور مرید مسیح موعودؑ بھی تھا۔ اب میں بموجب ارشاد الٰہی ولا تکتموا الشھادۃ ومن یکتمھا فانہ آثم قلبہ۔ اور یا ایھا الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شھداء للہ ولو علےٰ انفسکم (نساء ع ۲۰) اور بہ حیثیت مفسر اور تاجر قرآن مجید میرا فرض اول ہے۔ کہ میں سچی گواہی دوں۔ لہذا اپنی حلفیہ شہادت مندرجہ ذیل الفاظ میں پیش کر کے خدائے قہار کے سامنے بری الذمہ ہوتا ہوں۔

مقام شہادت کمرہ عدالت گورداسپور

تاریخ شہادت ۱۷ جون ۱۹۰۴ء بموجودگی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

الفاظ حلف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جو کچھ کہوں گا ایمان سے سچ کہوں گا گویا اس قادر وقہار اور قیوم خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ کہ "مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے۔ اس کے مرید اس کو دعوے میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں پیغمبر اسلام مسلمانوں کے نزدیک سچے نبی ہیں۔ اور عیسائیوں کے نزدیک جھوٹے ہیں۔ نیز مرزا صاحب دعوے نبوت کا اپنی تصانیف میں کرتے ہیں۔ یہ دعویٰ نبوت اس قسم کا ہے۔ کہ میں نبی ہوں۔ لیکن کوئی شریعت نہیں لایا۔ ایسے مدعی کا مکذب قرآن شریف کے رو سے کذاب ہے"۔

اے زمین تو بھی گواہ ہو۔ اور اے آسمان تو بھی۔ اور اے خدا کے پاک نبی اور رسول مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ بھی گواہ تھے۔ کہ میں نے ایمانی جرأت کے ساتھ نبوت مسیح موعودؑ کی حلفیہ شہادت دے دی۔ مجھے امید ہے۔ کہ اب میری یہ سچی شہادت بہر کیف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حقیقی طور پر ماننے والوں کے لئے باعث تسلی ثابت ہوگی:۔

صاحبزادہ محمد طیب احمدی

امیر جماعت احمدیہ سرائے نورنگ

ابن حضرت شہید مرحوم شہید نبوت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فداہ ابی وامی :۔

پشاور میں غیر مبایعین کے متعلق تقاریر

مؤرخہ ۲۵ و ۲۶ اپریل کو پشاور شہر میں غیر مبایعین کا جلسہ تھا۔ چونکہ بعض غیر مبایعین نے ہمارے دوستوں سے یہ کہہ رکھا تھا۔ کہ وہ اپنے علماء سے اختلافی امور پر تبادلہ خیالات کرائیں گے۔ اس لئے جماعت احمدیہ نے مرکز سے ایک مبلغ طلب کیا۔ اور میں پشاور پہنچ گیا۔ جب غیر مبایعین کو یہ علم ہوا۔ کہ جماعت احمدیہ کا مبلغ بھی پشاور میں موجود ہے۔ تو ان کے ذمہ وار افراد نے تبادلہ خیالات سے انکار کر دیا۔ غیر مبایعین کے جلسہ کی حاضری مختصر رہی مولوی صدر الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی تقریر میں ضمناً مجدد کی حیثیت میں پیش کیا۔ اور کہا کہ وہ اپنے الہامات پر شریعت کو مقدم رکھتے تھے۔ اور خلاف شرع الہام پر شریعت کے مطابق فیصلہ کرتے تھے۔

چنانچہ انہیں الہام ہوا۔ کہ آج عید ہے۔ مگر انہوں نے اس پر عمل نہ کیا۔ اور نماز عید ادا نہ کی۔ کیونکہ چاند نظر نہ آیا تھا۔ گویا مولوی صدر الدین صاحب نے یہ بتایا کہ چونکہ حضرت مرزا صاحب کا یہ الہام خلاف شرع تھا۔ اس لئے آپ نے اس پر عمل نہ کیا۔ یہ ہے غیر مبایعین کی حالت جس پر وہ آج پہنچ چکے ہیں۔ کوئی ان سے پوچھے الہام اور خلاف شرع کا مطلب ہی کیا ہے۔ جناب مولوی صاحب نے کہا تھا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کہتے ہیں میں اپنے الہامات کو خلاف شرع پا کر کھنگار کی طرح پھینک دیتا ہوں۔ لیکن جب ان سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر کا حوالہ طلب کیا گیا۔ تو دم بخود ہو گئے۔ اسی طرح مولوی صدر الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کو ادھورا پیش کر کے اسے خلاف شرع قرار دیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حالانکہ اس الہام میں آگے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اختیار دیا۔ کہ چاہیں تو عید پڑھ لیں چاہیں تو نہ پڑھیں۔ پس اس امر کی موجودگی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خدا کے دیئے ہوئے اختیار سے فائدہ اٹھا کر نماز عید ادا نہ کرنا یہ معنے ہرگز نہیں رکھتا کہ آپ نے اس الہام کو خلاف شرع سمجھنے کی وجہ سے اس پر عمل نہ کیا۔

چونکہ اس موقعہ پر غیر مبایعین سے تبادلہ خیالات کی صورت پیدا نہ ہوئی۔ اس لئے جماعت احمدیہ نے اپنی مسجد میں لاؤڈ سپیکر لگا کر دو دن میری تقاریر نبوت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت احمدیہ کے موضوع پر کرائیں۔ اخویم مکرم قاضی محمد یوسف صاحب نے بھی اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور دعاوی کے متعلق دو موثر تقریریں کیں۔ بعض اصحاب کو انفرادی تبلیغ کی گئی۔

میں حضرت مولانا غلام حسن صاحب پشاوری کی ملاقات کے لئے گیا۔ تو دوران گفتگو میں فرمانے لگے۔ مولوی محمد علی صاحب تو اب مشکل دپشتو کا لفظ ہے) دال کی طرح ہیں۔ جو گلتے ہی نہیں آتی۔ میں نے کہا۔ مولوی صاحب تو حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مومن بھی نہیں مانتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحفہ گولڑویہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو بعث پیش کر کے دونوں پر ایمان لانا ضروری قرار دیا ہے۔ اور دوسرے بعث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعث ثانی قرار دیا ہے۔ حضرت مولانا فرمانے لگے۔ کہ اس حیثیت میں واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام مومن بہ ہیں۔ اسی طرح بعض اور مسائل پر دلچسپ گفتگو ہوتی رہی۔

میری ایک تقریر کے وقت ایک غیر مبایع دوست نے ایک سوال بھی کیا۔ جس کا انہیں مفصل جواب دیا گیا۔ صاحبزادہ مولوی سیف الرحمٰن صاحب نے جو پچھلے دنوں بیعت خلافت سے مشرف ہوئے تھے۔ میری ان تقاریر کو نہایت پسند کیا۔ اللہ تعالےٰ ہمارے باقی غیر مبایع دوستوں پر بھی حق کھول دے۔

قاضی محمد نذیر لائلپوری مبلغ سلسلہ احمدیہ

احمدیہ مشن شکاگو کی تبلیغی مساعی

سترہ اصحاب نئے احمدی ہوئے

نورالاسلام صاحب لکھتے ہیں۔ کہ

۲۹ ردسمبر ۴۱ء کو عید الضحیٰ کی تقریب کامیابی سے منائی گئی۔ بعض نومسلموں نے قربانیاں بھی دیں۔ ہمارے مبلغ صوفی ایم۔ آر۔ بنگالی صاحب نے مقررہ وقت پر نماز پڑھائی۔ اور پھر خطبہ دیا۔ جس میں حج اور قربانی کا فلسفہ مختصراً بیان کیا۔ آپ نے کہا۔ کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی قربانیوں کی یاد ہر سال ہم کیوں مناتے ہیں۔ اسلئے کہ یہ ہمیں بتاتی ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے قرب کا یہ رستہ ہر ایک کے لئے کھلا ہے۔ اور یہ واقعات ہمیں۔ ابراہیم اسماعیل اور ہاجرہ بننے اور خدا تعالےٰ کے لئے انتہائی قربانیاں کرنے کی ترغیب دیتے ہیں صوفی صاحب نے اس نظریہ کی تائید میں قرآن کریم کی بہت سی آیات بھی پیش کیں۔ خطبہ کے بعد احباب نے ایک دوسرے سے مصافحہ و معانقہ کیا۔ سب کے چہرے مسرت سے دمک رہے تھے۔ اور اسلام کے رستہ پر پوری مستعدی کے ساتھ گامزن ہونے کے لئے آمادگی کے آثار ہویدا تھے۔ اور سب دوست بلند آواز سے تکبیریں کہتے رہے۔

رات کے وقت ایک اور جلسہ ہوا۔ قربانی کے گوشت سے احباب کے لئے کھانے کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ دعوتِ طعام کے بعد تلاوت قرآن کریم ایک ایرانی مسلمان نے کی۔ پھر میں نے اذان کے متعلق ایک انگریزی نظم پڑھی۔ اور عیسائیت پر اسلام کی فضیلت کے موضوع پر مختصر سی تقریر کی۔ اس کے بعد صوفی صاحب نے تقریر کی۔ جس میں حج کے مناسک کی فلاسفی مختصر طور پر بیان کرنے کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان پیشگوئیوں کا ذکر کیا جو آجکل پوری ہو رہی ہیں۔ آپ نے ان چند ایک مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ وہ دن قریب ہے جب یہ غریب کمزور اور بیکس مگر صادق اور وفادار خادمانِ مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں تہذیب اسلامی کے بانی بنیں گے اور بڑے بڑے امریکن مدبر ان کے اِس مقام کو احترام کی نظروں سے دیکھیں گے۔

الحمد للہ! کہ کتاب "The Life of Mohammad." (حجم ۲۹۶ صفحات) طبع ہو چکی ہے۔ اور ہر ایک سے خراج تحسین وصول کر چکی ہے۔ یہ جناب صوفی صاحب کی تصنیف ہے۔ جس نے ایک طرف تو احمدیوں میں ایک روح عمل اور جوش پیدا کر دیا ہے اور دوسری طرف غیروں پر بہت اچھا اثر کر رہی ہے۔ اُسے شائع کرنے سے ہمارے مبلغ پر بہت سا قرض ہو گیا ہے۔ ہمارا سہ ماہی رسالہ مسلم سن رائز شاندار کام کر رہا ہے۔ اور گذشتہ چند سالوں سے باقاعدہ نکل رہا ہے گو یہ افسوس ہے کہ بعض رکاوٹوں کی وجہ سے ۱۹۴۱ء میں یہ صرف دو بار ہی نکل سکا۔ ہم نے مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ کہ اب اسے باقاعدہ ہی نکالیں گے۔ پہلی سہ ماہی کا نمبر نکل آیا ہے۔

حال میں ہمارے مشنری نے مذاہب کی پارلیمنٹ میں حصہ لیا۔ جس میں مختلف مذاہب کے نمائندے شریک تھے۔ صوفی صاحب کی تقریر بہت پسند کی گئی۔

میری گذشتہ رپورٹ سے اب تک سترہ ۱۷ کس داخل اسلام ہو چکے ہیں۔ اللّٰھم زد فزد

افسوس ہے کہ ہمارے ڈیٹرائیٹ کے ہندوستانی بھائی فضل الرحمٰن صاحب فوت ہو گئے۔ صوفی صاحب جب پہلی بار امریکہ میں آئے۔ تو آپ اُن کے ذریعہ احمدی ہوئے تھے۔ مرحوم بہت مخلص احمدی تھے۔

الحمد للہ! کہ میرے ہاں حال میں تیسری لڑکی تولد ہوئی ہے۔ جس کا عقیقہ مسجد احمدیہ میں کیا گیا۔ اور ایک دعوت دی گئی۔ جس کے بعد صوفی صاحب نے ایک مختصر سی تقریر کی جس میں بچہ کی تربیت کے متعلق اسلام کی تعلیم بیان کی۔ یہ امر بہت خوش کن ہے۔ کہ امریکن احمدی وقت کے ساتھ ساتھ اپنے اخلاص اور اعمال میں بہت پختہ ہوتے جاتے ہیں ماہوار چندوں میں بھی اب زیادہ باقاعدگی ہو رہی ہے۔ ایک خاصی تعداد نے تحریک جدید کے

اِس زمانہ کو غنیمت سمجھو!

(کیونکہ)

قربانی کے اِن بابرکت ایام کا دوبارہ میسر آنا مشکل ہوگا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے آٹھویں سال کی تحریک کا اعلان کرنے کے ساتھ جماعت کو یہ نصیحت فرمائی تھی۔ کہ

(۱) "اب ان تین سالوں میں وہ پھر سابقون کی سی تیز گامی اختیار کریں۔ اب منزل قریب آ رہی ہے۔ اور قربانی کے ان بابرکت ایام کا دوبارہ میسر آنا اُن کے لئے بہت مشکل ہوگا۔ کیونکہ اس قسم کی تحریک بہت کم ہوتی ہے اور بہت ہی نازک دوروں میں ہو سکتی ہے"

(۲) "اس چندہ میں حصہ لینے والے وہ لوگ بھی تھے۔ جنہوں نے ایک سال میں دو دو ماہ کی آمد دے دی تھی۔ اسی طرح ایسے لوگ بھی تھے۔ جنہوں نے اپنا تمام اندوختہ دے دیا تھا۔"

(۳) "ان کے علاوہ ہماری جماعت میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو اپنی ایک ماہ کی آمد سے زیادہ چندہ دیتے ہیں۔ بلکہ ایسے بھی ہیں جو قریباً دو ماہ کی آمد کے برابر اس میں چندہ دیتے ہیں۔"

کئی ہیں جنہوں نے وعدے کے وقت ایک ماہ کے برابر آمد کا وعدہ کیا۔ اور بعض ہیں جواب ادائیگی کے وقت اپنی ایک ماہ کے برابر یا اس سے بڑھا کر دے رہے ہیں۔ چنانچہ میجر ملک محمد حسین صاحب چک $\frac{122}{4R}$ لکھتے ہیں:-

"میں نے سال ہشتم کا وعدہ ۱۴ روپے تو پیش کر دیا تھا۔ مگر میرے دل میں شدید خواہش اور تڑپ تھی کہ اگر مجھے ملازمت مل جائے۔ تو میں ایک ماہ کی آمد چندہ تحریک جدید میں حضور کے پیش کروں۔ چنانچہ میری اُمید اللہ تعالےٰ نے پوری کر دی۔ میں اپنے وعدہ میں اپنی ایک ماہ کی آمد ۲۱۶ روپے اضافہ کر کے پہلی قسط ۵۰ روپیہ اس کے ساتھ ارسال کر رہا ہوں۔ اور بقیہ انشاء اللہ تعالےٰ ادا کر دونگا۔"

جس طرح ہندوستان کے احباب ایک ایک ماہ کی آمد کے برابر دے رہے ہیں۔ اسی طرح بیرون ہند کے احباب بھی جس جس طرح احباب کو حضور کا خطبہ ۲۸ ر نومبر ۱۹۴۱ء و ۹ ر جنوری ۱۹۴۲ء پہنچ رہا ہے اضافہ کر رہے ہیں۔ بلکہ ۲۱ ر مئی تک کے لئے روپیہ بھی ارسال کر رہے ہیں۔ چنانچہ مکرمی مختار احمد صاحب ایاز جو تحریک جدید کے عاشق اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے کلمات طیبات سنا کر دوستوں میں تحریک جدید کو کامیاب کرنے میں حصہ لینے میں پیش پیش رہتے ہیں۔ جنہوں نے نہ صرف حضور کے خطبات سنا کر احمدیوں کو تحریک جدید میں شامل کیا ہے۔ بلکہ غیر احمدی اور غیر مسلم احباب کو بھی شامل کیا ہے۔ چنانچہ غیر احمدی و غیر مسلم احباب کا چندہ گذشتہ سال .. شلنگ ارسال کیا۔ اور اس سال ..۳ شلنگ کا وعدہ ہے۔ وہ حضور میں لکھتے ہیں۔

"میرے آقا!! ڈاکٹر احمد دین صاحب نے اپنا وعدہ سال ہشتم ۳۱ ر مارچ کو نمایاں اضافہ کے ساتھ (یعنی پہلے وعدہ ۴۰.۱ شلنگ تھا۔ اب ایک ماہ کی آمد یعنی ۵۰.۴ شلنگ) ادا کر دیا ہے۔ ان کا ایک عریضہ ارسال بحضور ہے۔ ان کو آخر جولائی میں ریٹائر ہونے کا حکم ہو چکا ہے۔ ان کی نیت اور مصمم ارادہ ہے، اگر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعا اور توجہ سے تا دسمبر ۱۹۴۲ء توسیع ملازمت منظور ہو جائے تو تحریک جدید سال نہم و دہم میں ۱۱۰۰ پونڈ بھی اسی سال کے اندر اندر ادا کر دیں گے انشاء اللہ تعالےٰ۔ لہٰذا حضور کی خدمت عالیہ میں درخواست دعا ہے۔"

مولوی عبد الکریم صاحب ڈار کا بچہ

داخل ہسپتال ہے۔ وہ بذریعہ تار درخواست دعا کر چکے ہیں۔ آج انہوں نے مجھے کہا۔ کہ میں اپنے سال ہشتم میں ۳۰ شلنگ کا اضافہ کر کے بجائے ۱۲۰ شلنگ کے ۱۵۰ شلنگ ادا کردونگا۔ حضور کی خدمت میں ان کے بچے کی صحت کاملہ کے لئے درخواست ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔

جماعت ٹانگانیکا کا وعدہ ۲۱۰۰ شلنگ کا بحضور پیش کیا گیا تھا۔ مگر مذکورہ بالا اضافے شامل کر کے ۲۳۵۳ ہوگیا۔ اور احمدی احباب کی طرف سے ایک ہزار شلنگ وصول ہوگیا ہے۔ اور غیر احمدی و غیر مسلم اصحاب سے ۳۰۰ شلنگ کے وعدے ہیں سے ۷۵ شلنگ وصول ہو چکے ہیں۔ ہماری جماعت نے گذشتہ سال ۸۲۳۱ شلنگ کی رقم داخل خزانہ صدر انجمن کی ہے۔ مقامی طور پر جلسوں ہینڈ بلوں اور لٹریچر احمدیت کی اشاعت کا خرچ اس سے مزید برآں ہے۔

(۲) مکرمی مولوی محمد شریف صاحب مبلغ فلسطین۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید کے کام میں خاص کوشش فرماتے اور مختلف ذرائع سے نہ صرف تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ ہی احباب میں قربانی کی روح پیدا کرتے رہتے ہیں۔ بلکہ اخبار "البشریٰ" کے ذریعہ بھی جس کے آپ ایڈیٹر ہیں۔ اس میں مختلف مضامین لکھ کر توجہ دلایا کرتے ہیں۔ اور سال کے آخر میں جبکہ ساری جماعت کا چندہ سال کا ادا ہو جائے۔ تو اس سال کی مکمل فہرست بھی اخبار "البشریٰ" میں شائع کر دیتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے فلسطین کی جماعتوں میں جب سال ہشتم کی تحریک کی۔ تو بہ تفصیل ذیل شاندار وعدوں کی فہرست آپ نے حضرت کے حضور پیش کی۔ جماعت حیفا ۲۴۲۸ قرش جماعت کبابیر ۱۷۶۴ قرش۔ جماعت دمشق ۲۸۱۱ قرش۔ جماعت سوریا لبنان ۲۳۲ قرش کل میزان ۷۲۳۵ قرش ہیں۔ جو گذشتہ سال کے مقابلہ میں ۱۴۷۶ قرش زیادہ ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللّٰھم زد فزد

یہ وعدے سب کے سب اسی ملک کے باشندوں پر مشتمل اصحاب کے ہیں۔ ایک سو قرش مساوی ہے ایک پونڈ کے۔ پس جہاں ہندوستان کی جماعتیں ۳۱ رمئی تک وعدے پورے کرنے کی خاص جدوجہد کریں۔ وہاں بیرون ہند کی جماعتیں بھی اول تو ۳۱ رمئی تک ورنہ ۳۱ رجولائی تک وعدے سو فیصدی مرکز میں داخل کر کے رضاء الٰہی حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

خاکسار برکت علی فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

خریداران "فرقان" کو اطلاع

ایک مجبوری کے باعث "فرقان" بابت ماہ مئی بجائے ۱۰ رتاریخ کے ۱۶ رتاریخ کو شائع ہوگا۔ انشاءاللہ احباب مطلع رہیں۔ (صدر مجلس رفقاء احمد قادیان)

قابل توجہ احباب کرام

علاقہ مکیریاں میں ایک شخص طالب حسین بمقام چنتیاں ضلع بہاولنگر یا سہارنپور یا ضلع انبالہ سے کئی دفعہ سال بسال آتا ہے۔ اسکا کاروبار پیری مریدی ہے اپنی اصلیت تاحال لوگوں سے چھپا رہا ہے اور دھوکہ دہی سے پیسے اکٹھے کر کے واپس چلا جاتا ہے۔ اپنے آپ کو "حسین کلی" کے نام سے علاقہ میں مشہور کرتا ہے۔ بعض غیر احمدی بھی اس کے سخت خلاف ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں۔ کہ اس کی اصلیت کا پتہ لگایا جائے۔ اور مفلس لوگوں کو اس سے بچایا جائے۔ اس لئے معروض ہوں کہ اگر کسی دوست کو اس نام کے آدمی کا پتہ ہو تو وہ مجھے اطلاع دیں۔ مہربانی ہوگی۔

خاکسار روشن دین احمد۔ احمدیہ دارالتبلیغ مکیریاں ضلع ہوشیارپور

مجالس خدام الاحمدیہ کے سالانہ بجٹ

مجلس خدام الاحمدیہ کے موجودہ سال کو شروع ہوئے تین ماہ ہو رہے ہیں۔ مگر افسوس کہ تاحال مجالس بیرون کی طرف سے سال رواں کے مشخصہ بجٹ بہت کم مرکز میں موصول ہوئے ہیں۔ قائدین و زعماء کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ از راہ کرم بغیر کسی مزید التواء کے جلد ہی اپنی اپنی مجالس کے بجٹ مرتب فرما کر مرکز میں ارسال فرمائیں۔ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کے لئے چندہ کی ادائیگی گو لازمی نہیں ہے۔ مگر خدام کو حسب توفیق اس میں حصہ ضرور لینا چاہیئے۔

خاکسار ملک عطاء الرحمٰن مہتمم مال

وی پی وصول کرنا اخلاقی فرض ہے۔ احباب ہمیشہ اسے پیش نظر رکھیں

لنڈن - ۱۲ مئی - ایک بہت بڑی جرمن فوج نے جسکی تعداد بیس لاکھ بیان کی جاتی ہے - روس میں ڈونیز کے محاذ پر بڑھنا شروع کر دیا ہے - اسکا محاذ اڑھائی سو میل لمبا ہے اور شمال میں نیپر و بیٹرو ڈسک سے لیکر جنوب میں جزیرہ نما کرچ تک چلا گیا ہے - سمالنسک کے محاذ پر بھی زبردست جرمن حملہ شروع ہو گیا ہے - حملہ آور جرمن فوج میں چودہ بکتر بند ڈویژن ایک سے دو ہزار تک صف اول کے طیارے اور بہت زیادہ پیدل فوج شامل ہے - ایک وسیع عسکری نظام اس اقدام میں حصہ لے رہا ہے - یہ بھی کہا جاتا ہے کہ لینن گراڈ کے محاذ پر روسیوں نے جارحانہ اقدام شروع کر دیا ہے - سمالنسک میں جرمن بہت بڑے پیمانہ پر پیشقدمی کر رہے ہیں اور خیال کیا جاتا ہے کہ مستقبل قریب میں روس کے وسطی محاذ پر جرمنوں کا بہت بڑا حملہ ہونیوالا ہے ✦

لنڈن - ۱۲ مئی - آج دارالعوام میں میجر ایٹلی نے بتایا کہ ۳ ستمبر ۱۹۳۹ء سے ۲ ستمبر ۱۹۴۲ء تک برطانوی فوجوں کے ۷۳۸۹۴ سپاہی ہلاک ۳۷۷۶۳ مجروح ۵۸۳۵۸ اسیر اور ۷۶۷۵۲ مفقود الخبر ہیں ✦

لنڈن - ۱۲ مئی - نازی حکام نے مقبوضہ روس اور یوگو سلاویہ میں مارشل لاء نافذ کر دیا ہے

استنبول - ۱۲ مئی - صدر جمہوریہ ترکی عصمت انونو نے پولینڈ کی جمہوری حکومت مقیم لنڈن کو اس کے قیام کی سالگرہ پر مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے - غیر جانبدار حلقوں کی اطلاع ہے کہ اس پیغام نے جرمن اور اطالوی حلقوں میں سنسنی پیدا کر دی ہے ✦

چنکنگ - ۱۲ مئی - ایک چینی مبصر نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ صوبہ ہوپن میں جاپانیوں کو تیس میل پیچھے ہٹا دیا گیا ہے - امید کی جاتی ہے کہ اس صوبہ کو عنقریب جاپانیوں کے وجود سے پاک کر دیا جائیگا ✦

دہلی - ۱۲ مئی - برما میں دریائے سالوین کے مغرب میں چی فانگ سے اسّی میل دُور چینی فوجوں نے مورچے سنبھال رکھے ہیں - جاپانی ہراول دستہ کے ایک ہزار سپاہی موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے - مغربی کنارہ پر مزید چار ہزار جاپانی ہلاک کر دیئے گئے ہیں لاشو کی جاپانی فوج کو گھیرے میں لینے کیلئے ٹاؤن جی اور میمو سے چینی دستے شمال کیطرف بڑھ رہے ہیں - کل اتحادی طیاروں نے برما میں جاپانیوں کے کمک اور رسد کے رستوں پر بمباری کی ✦

وشی - ۱۲ مئی - مارشل پیتاں رخصت پر گئے ہوئے تھے مگر آج رخصت ختم ہونیسے قبل ایک خاص فوجی طیارہ کے ذریعہ فوری طور پر یہاں آ گئے اور موسیو لاوال سے طویل گفتگو کی - موسیو موصوف اور جاپانی سفیر میں گذشتہ دو روز سے کانفرنسیں ہو رہی ہیں - غالباً جاپان اور فرانس میں کوئی معاہدہ ہونیوالا ہے ✦

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بمبئی - ۱۳ مئی - چین کے ایک سرکاری ترجمان نے ریڈیو پر اعلان کیا کہ جاپانی فوجیں جو برما روڈ پر چالیس کلومیٹر شمال تک بڑھ آئی تھیں - ان کو پچاس کلومیٹر پیچھے ہٹایا گیا ہے - برما روڈ کے محاذ پر جاپان کی ایک ڈویژن فوج ہے ✦

چنکنگ - ۱۳ مئی - جاپانیوں کو یونن کے محاذ پر کمک مل گئی ہے - اور وہ جوابی حملے کر رہے ہیں ✦

دہلی - ۱۳ مئی - ایک اطلاع مظہر ہے کہ جاپانی فوج برما میں ایک ایسے مقام پر پہنچ گئی ہے جو آسام کی سرحد سے پچاس میل دُور ہے مگر یہاں جاپانی فوجوں کو روک دیا گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ جاپانی منی پور پہنچنا چاہتے ہیں مگر اسکے لئے انہیں ابھی ۱۷۰ میل کا فاصلہ طے کرنا پڑیگا - منی پور سے آگے موٹر کی سڑک ہے جو بنگال آسام ریلوے سے ملجاتی ہے ✦

لنڈن - ۱۱ مئی - آج گورنگ نے مقبوضہ فرانس کی سرحد پر لاوال سے ملاقات کی معلوم ہوا ہے کہ گورنگ نے جرمنی کیطرف سے فرانس کو نئے مطالبات پیش کر دیئے ہیں اور دھمکی دی ہے کہ اگر انہیں منظور نہ کیا گیا تو اٹلی کو ٹیونس اور کارسیکا پر قبضہ کی اجازت دیدی جائیگی ✦

لنڈن - ۱۱ مئی - وزارت بحری نے اعلان کیا ہے کہ کل بعد دوپہر بحیرہ روم میں ہمارے ایک جہازی قافلہ پر جرمن طیاروں نے زبردست حملہ کیا - دو تباہ کن جہاز ڈوب گئے - اور ایک کو خود ڈبو دیا گیا کیونکہ اسے بچایا نہ جا سکتا تھا - پانچسو سے زیادہ ملاح بچا لئے گئے ✦

دہلی - ۱۳ مئی - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جنرل ویول ایسٹرن آرمی کمانڈر کی معیت میں شمال مشرقی سرحد کے دَورہ کے بعد یہاں واپس آ گئے ہیں ✦

اوٹاوہ - ۱۱ مئی - کینیڈا میں سیاسی ڈیڈ لاک پیدا ہو گیا ہے - سمندر پار کیلئے بھرتی کا بل پاس ہونے پر فرانسیسی وزیر نے استعفیٰ دیدیا - پارلیمنٹ کے فرانسیسی ممبروں نے اس بل کے خلاف متحدہ محاذ قائم کرنیکا فیصلہ کیا ہے - استصواب رائے عامہ کیوقت بھی فرانسیسی آبادی نے اسکے خلاف رائے دی تھی ✦

واشنگٹن - ۱۱ مئی - دو مشہور فوجی مبصروں نے ایک بیان میں کہا کہ جرمنی پر برطانیہ کے شدید ہوائی حملے کسی بڑے حملہ کا پیش خیمہ نہیں بلکہ اپنی ذات میں بڑا حملہ ہیں اور جرمنی کیخلاف برطانیہ کا دوسرا بڑا مورچہ ہیں ✦

ملبورن - ۱۱ مئی - آسٹریلیا کے وزیر جنگ نے ایک بیان میں کہا کہ آسٹریلیا کبھی بھی اتنا تیار نہیں ہوا جتنا آجکل ہے - ہمارے پاس گولہ بارود بہت کافی ہے اور اس قدر مسلح فوج موجود ہے جو دشمن کے حملوں کو ناکام کر کے جارحانہ اقدام بھی کر سکتی ہے ✦

لکھنؤ - ۱۲ مئی - یو-پی کے سابق وزیر مالیات مسٹر رفیع احمد قدوائی کو آج صبح ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا اور بریلی لے جایا گیا ✦

واشنگٹن - ۱۲ مئی - جنگی اسلحہ کی تیاری کے بورڈ کے صدر نے ایک بیان میں کہا کہ امریکہ اور برطانیہ اسوقت محوریوں سے کہیں زیادہ سامان جنگ تیار کر رہے ہیں ✦

واشنگٹن - ۱۳ مئی - ایک مشہور امریکن مصنف نے اپنی تازہ تصنیف "روس و جاپان" میں لکھا ہے کہ ان دونوں میں جنگ لازمی ہے - گذشتہ دس سال میں ان دونوں ملکوں میں آپس میں سرحدات پر ۲۵۰۰ جھڑپیں ہو چکی ہیں - اسنے لکھا ہے کہ آخر اس جنگ میں جاپان کو شکست ہوگی ✦

لنڈن - ۱۲ مئی - سر سٹیفورڈ کرپس کے پرسنل اسسٹنٹ نے جو انکے ساتھ ہندوستان بھی آیا تھا - ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ برطانیہ اور امریکہ سے کثیر تعداد میں طیارے ہندوستان بھیجے جا رہے ہیں اور وہاں دس لاکھ مسلح فوج جاپانیوں کے مقابلہ کیلئے تیار موجود ہے ✦

قاہرہ - ۱۳ مئی - مالٹا پر محوری طیاروں نے ملکر زبردست حملہ کیا - مگر چودہ جہاز گرا لئے گئے - گذشتہ چھ روز میں مالٹا پر ایک سو جرمن اطالوی طیارے گرا دیئے گئے ہیں ✦

نیویارک - ۱۲ مئی - چین کے شہروں میں تباہ شدہ عمارتوں کے کھنڈروں کے نیچے اور پہاڑوں کے غاروں میں نئے شہر آباد کئے جا رہے ہیں - جہاں سکول - ریڈیو سٹیشن - پریس - دفاتر - تار - ٹیلیفون وغیرہ کے انتظامات تسلی بخش طور پر کر لئے گئے ہیں - بعض کارخانے بھی زمین دوز بن چکے ہیں ✦

لنڈن - ۱۲ مئی - جاپان کے جنگی محکمہ کے ایک ترجمان نے ایک بیان میں کہا کہ بحیرہ کورل کی لڑائی میں حصہ لینے والا اتحادی بیڑہ دو جنگی - تین طیارہ بردار اور چھ یا سات تباہ کن جہازوں پر مشتمل تھا

لنڈن - ۱۲ مئی - جاپانی طیاروں نے مورسبی کی بندرگاہ پر حملہ کی کوشش کی مگر اتحادی طیاروں نے کامیاب نہ ہونے دیا - اسیطرح ہارن کی بندرگاہ پر حملہ کی کوشش ناکام رہی ✦

لاہور - ۱۳ مئی - حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ موجودہ زمانہ میں فرقہ وارانہ مناقشات سے احتراز لازمی ہے - لہذا ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ایسے جلسوں کے انعقاد کو روک سکتے ہیں کہ جن کے نتیجہ میں فرقہ وارانہ جذبات مشتعل ہوتے ہیں ✦

لنڈن - ۱۲ مئی - پیرس کے ہوٹلوں اور ریسٹورنٹوں میں بم پھٹنے کے بہت سے واقعات ہو رہے ہیں - جن کیوجہ سے بہت سے جرمن سپاہی مرتے ہیں - اسلئے جرمن فوجی گورنر کے حکم سے پیرس کا محاصرہ کر لیا گیا ہے اور وسیع پیمانہ پر گرفتاریاں عمل میں لائی جا رہی ہیں ✦

لاہور - ۱۲ مئی - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مشرق بعید میں جو ہندوستانی فوجی جاپانیوں کی قید میں ہیں انکے متعلق تاحال کوئی اطلاع نہیں ملی - جونہی کوئی اطلاع حاصل ہوئی - انکے متعلقین کو پہنچا دیجائیگی ✦

لاہور - ۱۲ مئی - بے نامی ایکٹ کے بارہ میں فیڈرل کورٹ کے فیصلہ کا جو اقتباس شائع ہوا - سر چھوٹو رام نے ایک بیان میں اسے غلط قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ایک جج نے تو اس ایکٹ کو بالکل جائز قرار دیا ہے اور باقی دو نے قرار دیا ہے کہ چونکہ تمام متنازع امور کے متعلق عدالت ابتدائی نے تنقیحات قائم نہیں کیں اسلئے ہائی کورٹ کے فیصلہ کو (جو پنجاب گورنمنٹ کے خلاف تھا) مسترد کیا جاتا ہے اور کیس ان امور کی دوبارہ وضاحت کیلئے واپس کیا جاتا ہے - اسکے بعد فیڈرل کورٹ فیصلہ صادر کریگی - سر موصوف کا قیاس ہے کہ فیصلہ گورنمنٹ کے حق میں ہوگا ✦

دہلی - ۱۲ مئی - حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ اخبارات کے خلاف کاروائی کرنیسے قبل گورنمنٹ پریس ایڈوائزری کمیٹیوں سے مشورہ لیا جایا کریگا اور معمولی معمولی فروگذاشتوں پر اخبارات کے خلاف کاروائی نہیں کیجائیگی - ایڈیٹرز کانفرنس کے ساتھ اپنے وعدوں پر حکومت کاربند رہیگی اور کسی اخبار کی اشاعت کے التوا کے احکام صادر کرنے یا سنسر شپ قائم کرنیسے قبل اس اخبار کو وارننگ دیدی جایا کرے گی ✦

دہلی - ۱۲ مئی - گورنر برما نے ایک بیان میں کہا کہ برما کا کوئی بھی قابل ذکر آدمی جاپانیوں کیساتھ نہیں ملا - وہاں کے غداروں کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر تھی - وہاں کوئی بغاوت نہیں ہوئی - یہ کہنا بالکل شرارت ہے کہ برما کے سول اور فوجی حکام میں تعاون نہ تھا - سب حکام نہایت مستعدی سے فرائض ادا کرتے رہے ✦

واشنگٹن - ۱۲ مئی - بحرالکاہل میں امریکن آبدوزوں نے ایک جاپانی تباہ کن جہاز اور دو مال لے جانیوالے جہاز غرق کر دئے - آغاز جنگ سے ابتک امریکن آبدوزیں ۱۶۵ جاپانی جہاز غرق یا ناکارہ کر چکی ہیں ✦

چنکنگ - ۱۲ مئی - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ چین کے صوبہ ہوپے میں گذشتہ ہفتہ بیس ہزار جاپانی فوج نے جو حملہ کیا تھا اُسے ناکام کیا جا چکا ہے اور جاپانیوں کو بہت سخت نقصان ہوا ✦

ملبورن - ۱۲ مئی - آسٹریلیا کے وزیر فضائیہ نے پریس کانفرنس میں کہا کہ ہماری فوج اسوقت اس قابل ہو چکی ہے کہ دشمن پر کاری ضرب لگا سکے - امریکن اور آسٹریلین طیاروں کو اس طرح تقسیم کر دیا گیا ہے کہ وہ بڑی آسانی سے دشمن کو نیچا دکھا